تعارف و تبصره

گوشه‌ای از سیمای تاریخ تحول علوم در ایران تالیف : چند محققین

ناشر : وزارت علوم و آموزش عالی ایران صفحات : ۲۳۸

یه کتاب اکتوبر سنه ۱۹۷۱ ء میں انعقاد یافته ایرانی شاهنشاهیت کے ڈھائی هزار ساله جشن کے موقع پر شائع هوئی ھے۔ یه ایرانی محققین کے نو مضامین کا مجموعه ھے جن میں ڈاکٹر سید حسین نصر اور ڈاکٹر مهدی محقق جیسے بلند پایه استاد شامل هیں۔ ان میں ڈاکٹر حسین نصر، ڈاکٹر محمود نجم آبادی، ڈاکٹر منو چهر ستوده، جناب محمد علی امام شوشتری، ڈاکٹر جعفر محجوب، ڈاکٹر مهدی محقق، ڈاکٹر زریاب خوئی، جناب پرویز شهریاری اور ڈاکٹر برکشلی نے بالترتیب فلسفه، طبی علوم، جغرافیائے ریاضی، جهاز رانی، ادب، اسلامی کلام، تاریخ، ریاضیات اور موسیقی میں ایرانیوں کے کارناموں پر نهایت فاضلانه انداز میں بحث کی ھے اور هر فاضل مقاله نگار نے اس موضوع پر تقریباً تمام اهم کتابوں سے استفاده کر کے مقاله لکھا ھے۔ البته بعض مقاله نگاروں نے ان جمله کتابوں کے نام دئے هیں جن کو انھوں نے اپنے مقاله کی تالیف میں بطور مآخذ و منابع استعمال کیا ھے جیسا که ڈاکٹر نصر نے مقاله کے آخر میں ایسی نو، ڈاکٹر نجم آبادی نے تین (بنیادی)، ڈاکٹر ستوده نے دو (بنیادی)، جناب شوشتری نے ستر، ڈاکٹر محقق نے ایک سو نو کتابوں کے نام دئے هیں، جب که ڈاکٹر جعفر محجب، ڈاکٹر زریاب خوئی، جناب پرویز شهر یاری اور ڈاکٹر برکشلی نے اپنے مآخذ کے نام نهیں دئے هیں۔ ان میں سے هر موضوع ایک مستقل اور مفصل کتاب کا متقاضی ھے۔

مولفین کے ناموں کی فهرست سے معلوم هوتا ھے که ان میں سے چھ تهران یونیورسٹی کے ان شعبوں کے استاد هیں جن موضوعات پر انھوں نے ان مقالات میں

قلم فرسائی کی ھے۔ مقالہ کے مطالعہ سے بخوبی پتہ چلتا ھے کہ ان کے باقی تین مقالہ نگار بھی اپنے اپنے فن کے ماھر اور متخصص ھیں۔

اس کتاب کے سبب تالیف کے متعلق اس کے فاضل مرتب جناب حسین کاظم زادہ ''پیش گفتار،، میں لکھتے ھیں کہ گذشتہ دو سو سال میں عالمی تاریخی تغیرات اور انسانی تمدن و تہذیب میں مختلف قوموں کے کارناموں پر متعدد کتابیں تالیف کی گئی ھیں۔ ان کتابوں کے مولفین عام طور پر مغرب کے سائنس دان اور ادبا ھیں۔ چنانچہ انھوں نے بیشتر کتابوں میں اول یونان اور دوسرے روم کو تمام دنیا کے علوم کا بانی قرار دیا ھے اور کچھ قدیم مشرقی اقوام کا جیسے سومریوں اور مصریوں اور بابلیوں کا ذکر صرف افسانوی انداز میں کیا ھے اور آگے بڑھ گئے ھیں، اور اکثر ھندوستان، چین اور ایران جیسے ممالک اور انسانی تہذیب و تمدن میں ان کے کار ناموں کے متعلق بہت کم بحث کی ھے۔ ان میں سے بیشتر کتابوں میں ساتویں صدی عیسوی سے سترھویں صدی عیسوی تک اسلامی ممالک کی تخلیقات کے بارے میں جو کچھ لکھا ھے وہ اس قدر ناکافی اور معمولی ھے کہ اس کو صرف اتفاقی امر قرار نہیں دیا جا سکتا۔ مثلاً پیر روسو کی کتاب ''تاریخ علوم،، میں جو ۷۷۲ صفحات پر مشتمل ھے اور جس میں دس صدیوں کے کار ناموں پر بحث کی گئی ھے، اسلامی تمدن کے بارے میں جس کو انسانی تہذیب میں زبردست مقام حاصل ھے، صرف پانچ صفحے ملتے ھیں اور اگر ان میں سومر اور بابل پر لکھے ھوئے بیس صفحے بھی جمع کر لئے جائیں تو معلوم ھوگا کہ انسانی تہذیب میں مشرق کے حصے پر ۷۷۲ صفحات میں سے صرف ۲۰ صفحات میں بحث کی گئی ھے۔ ظاھر ھے کہ یہ سب بغیر تعصب کے نہیں ھوا ھے۔ سر زمین مغرب کے لوگ جن کو جدید دور میں سائنس اور ٹیکنالوجی کے میدانوں میں سر زمین مشرق کے لوگوں پر فوقیت حاصل ھے کوشش کر رھے ھیں کہ انسانی زندگی کی طویل تاریخ میں جتنی اختراعات و تخلیقات ھوئی ھیں ان کو صرف اپنی تخلیقی قوت کا نتیجہ بتائیں۔ لہذا ان حالات میں سر زمین

مشرق کے لوگوں کو بیدار ہونا چاہئے اور اپنی تخلیقی قوتوں کو اجاگر کرنے کے لئے اپنی گذشتہ تخلیقات کی طرف توجہ دینی چاہئے، تاکہ ان میں مغربی لوگوں کے مقابلہ میں احساس کمتری پیدا نہ ہو، بلکہ وہ ایک تابناک مستقبل کی تعمیر کے لئے اپنے شاندار ماضی سے خود اعتمادی اور الہام حاصل کریں۔ چنانچہ موجودہ کتاب میں ایران کے بعض فاضل فرزندوں جیسے رازی، فارابی، بوعلی سینا، خوارزمی، خیام، بیرونی، خواجہ نصیر طوسی وغیرہ کے ان کارناموں پر بغیر تعصب کے بحث کی گئی ہے تاکہ ہم لوگ موجودہ جمود سے نجات حاصل کر کے ان کے درخشان کارناموں سے ایک روشن مستقبل کی تعمیر کر سکیں۔

فاضل مقالہ نگاروں نے نہایت محنت و کاوش سے اپنے مقالات لکھے ہیں۔ جو لوگ انسانی تہذیب و تمدن میں ایرانیوں کے کارناموں پر محققانہ اور دقیق مطالعہ کرنا چاہتے ہیں ان کے لئے اس کتاب کا مطالعہ نہایت مفید اور ضروری ہے۔ امید ہے کہ ہمارے ملک کے ناشر حضرات اس کتاب کا اردو میں جلد ترجمہ کرانے کی کوشش کریں گے، جو واقعۃً اردو دان حضرات کے لئے علمی خزانوں میں ایک گراں بہا اضافہ ہوگا۔

ہم ایران کی وزارت علوم و آموزش علمی اور اس کتاب کے جملہ مقالہ نگاروں اور فاضل مرتب کو مبارک باد کا مستحق سمجھتے ہیں اور امید کرتے ہیں کہ ان موضوعات پر جلد مکمل و مفصل کتابیں تالیف و نشر کر کے، ان مقالوں نے قارئین میں جو احساس تشنگی اور ”ہل من مزید“ کا مطالبہ پیدا کیا ہے، اس کی کماحقہ تسکین کریں گے۔

سید علی رضا نقوی